یا حسرتی!

ماضی کے جھروکے سے جھانکنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ حضرت امیر شریعت رحمہ اللہ نے جس طرح علماء کا احترام کیا ان کے بیٹوں نے اس روایت کو زندہ رکھا مگر جہاں اختلافِ رائے کو توہین علماء جیسے الزام سے متہم کیا جائے وہاں تاریخی ریکارڈ کی درستی از بس ضروری ہو جاتی ہے۔

تجھے نسبت خصوصی تھی نبی کے آستاں سے

کبھی پستیوں میں چمکا تو فراز آسماں سے
کبھی رفعتوں سے الجھا تو نشیب کارواں سے

جو مٹے گا دین حق پر وہی رہ سکے گا زندہ
یہ سبق ملا ہے مجھ کو تری مرگ ناگہاں سے

تھکے ہارے قافلے نے تجھے خضر وقت جانا
تو چلا ہمیشہ ہٹ کر رہ و رسم کارواں سے

گلِ سرمدی بکھیرے تیرے خامہ و زباں نے
تو خراج لے رہا ہے ابھی خامہ و زباں سے

یہ خلوص یہ عقیدت یہ حضور سے محبت
تجھے نسبت خصوصی تھی نبی کے آستاں سے

تیری آہ صبح گاہی، ترا نالۂ شبانہ
یہی یاد رہ گیا ہے شب غم کی داستاں سے

ترا ذوق حق پسندی تجھے لے گیا رسن تک
بنے خار بھی گلستاں تیرے شوقِ بیکراں سے

تری بے غرض قیادت ترا علم اور خطابت
تری داستاں کو چھیڑیں مگر اب کہاں کہاں سے

عبدالکریم ثمرؔ